B.A Pt.2 Urdu (MB)

Dr. Shahnaz Ara.
Deptt of Urdu
Dr. L.K.V.D college

(d)

افسانہ نگاری

افسانہ کا فن

دنیا کی ہر شے کی طرح ادب بھی حالات اور زمانہ کی تقاضوں کے ساتھ بدلتا رہتا ہے۔ زمانہ کی کروٹوں کے ساتھ فکشن نے بھی کئی روپ بدلے۔ داستان، ناول اور پھر افسانہ فکشن کے پیش کش کا انداز ایسا ہونا چاہئے کہ قاری کی توجہ اس پر جمی رہے اور ہر لحظہ وہ یہ جاننے کے لئے بیتاب رہے کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔

داستان سے ناول کا جنم ہوا اور ناول کا کینوس بہت وسیع ہوتا ہے تخلیق کار اور قاری دونوں سے مطالبے مختلف ہیں۔ لہذا فکشن کے ایک روپ کی تلاش ہوئی جسے لکھنے اور پڑھنے میں کم جگر کاوی کی ضرورت ہو۔ اس تلاش کے نتیجے میں مختصر افسانہ وجود میں آیا۔ افسانہ مختصر ہوتا ہے۔ اس میں پوری زندگی پیش کرنے کی گنجائش نہیں ہوتی۔ اس میں زندگی کے کسی ایک رخ اور کردار کے کسی ایک پہلو سے سروکار ہوتا ہے۔

اجزائے ترکیبی

اجزائے ترکیبی تو افسانے کے بھی وہی ہیں۔ جو ناول کے ہوتے ہیں۔ مگر افسانہ کا پیمانہ چھوٹا ہوتا ہے اسلئے ان کے برتنے کا انداز بدل جاتا ہے۔

(1) پلاٹ: اچھے افسانہ کی شناخت یہ ہے کہ اس میں ایک لفظ بھی غیر ضروری نہ ہو کیونکہ اس سے افسانہ کی شناخت یہ ہے کہ اس میں ایک لفظ بھی غیر ضروری نہ ہو کیونکہ اس سے افسانے میں جھول پیدا ہوتا ہے اور اس قاری کی توجہ مرکوز

خیال پر مرکوز نہیں رہ پاتی۔ انتشار اور پراگندہ بیانی سے احتراز
کی اثر پذیری کے لیے ضروری ہے۔

② کردار - ناول کے مقابلے افسانے کا پیمانہ مختصر ہونے کے سبب افسانہ
نگاری کی دشواریاں زیادہ ہوتی ہیں۔ ناول نگار کو مختلف زاویوں سے کردار
پر روشنی ڈالنے اور اجاگر کرنے کا موقع ملتا ہے۔ جبکہ افسانہ نگار کو بڑی محنت کر کے
کردار کو اس طرح تراشنا پڑتا ہے کہ وہ قاری کے دل میں گھر کر لے۔ ناول کے مقابلے
افسانہ میں کردار کے ارتقا دکھانے کی گنجائش کم ہوتی ہے۔ پریم چند کے افسانے "ریلوں
کا بدلہ"، "نمک کا داروغہ"، منٹو کا "نیا قانون" اور "بابو گوپی ناتھ" اس کی اچھی مثالیں
ہیں۔

③ نقطۂ نظر :- ایک اچھا فن کار اپنا نقطۂ نظر کبھی پر تھوپتا نہیں۔ اس کی کوشش
یہ ہے کہ وہ کھل کر کچھ نہ کہے بلکہ اپنی تخلیق کو اس طرح پیش کرے کہ فن کار کے دل کی
بات آپ سے آپ قاری کے دل میں آ جائے۔ مثلاً منٹو نے ہندو مسلم فسادات
سے متعلق افسانے اس طرح پیش کیے کہ قاری کو فرقہ پرستی سے نفرت ہو جاتی
ہے۔ پریم چند کے "نمک کا داروغہ" پڑھ کر ہمارے دل میں دیانت اور اصول
پرستی کی قدر بڑھ جاتی ہے۔

ماحول اور فضا :- مختصر افسانے میں اس کی بڑی اہمیت ہے۔ فضا آفرینی کامیاب
افسانہ نگاری کے لیے بہت ضروری ہے۔ اس سے بیانی کی تاثیر میں اضافہ ہوتا ہے۔ کرشن چندر
نے اس تکنیک سے بہت کام لیا ہے۔ اپنے افسانوں میں اس سے مراد ماحول کی ایسی
کیفیتیں جائے کہ قاری کے دل پر اس کی کیفیت طاری ہو جائے مثلاً افسانے کا موضوع

Ajanta Oxford

قریب ہیں ہمدردی ہو جاتی ہے۔ اس پر خاص توجہ کرنے والے افسانہ نگاروں نے زیادہ کامیاب افسانے پیش کئے ہیں۔

اسلوب: مختصر افسانے کا فن غزل کے فن سے بہت ملتا جلتا ہے اس میں معروف ایک لفظ کی بھی گنجائش نہیں۔ یہ کفایت لفظی کا فن ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہر غیر ضروری لفظ اور غیر ضروری فقرے کو قلم زد کر دیا جانا چاہیے جو لفظ یا فقرہ افسانے کے آگے بڑھنے میں مددگار نہ ہو وہ غیر ضروری ہے

افسانے کا اسلوب موضوع کے مطابق ہونا چاہیے۔ کہا جاتا ہے کہ افسانے کی زبان کو سادہ اور رواں ہونا چاہیے مگر سادگی کے ساتھ دلکشی بھی ضروری ہے

Shahnaz Ara.

Ajanta Oxford

Scanned with CamScanner